"بے چین امام"

از دبیر سیتاپوری

ذرا سوچو زبانوں پر یہ فرقت کا بیاں کب تک
نکالو پھانس بھی لیتے رہو گے چٹکیاں کب تک

خدا کا حق ہمارا حق نہیں یاد آتے بھولے سے
گذرتی چین سے ہے زندگی، لیکن یہاں کب تک؟

تمہارے ہر محلے میں عزاخانہ ہے مسجد ہے
بنوٗ گے ہمارے واسطے بھی اک مکاں کب تک

ہمارے ہو مگر گھیرے ہوئے ذلت گناہوں کی
رہو گے تم دعا اور بددعا کے درمیان کب تک

ارادہ نیکیوں کا ہے مگر نیکی نہیں کرتے
عدالت میں یونہی بڑھتی رہیں گی پیشیاں کب تک

کسی تنبیہ کو بے وقت کی شہنائی کہتے ہو
سنو گے دوستو، تفریح خانوں سے اذاں کب تک

خدا کی جا یہ ذہنوں میں فقیروں کو بٹھایا ہے
پرائے آستانوں سے بھرو گے جھولیاں کب تک

ولا کا ہو گیا احساس وابستہ لفافوں سے
کریں گے مدح خوانی لیکے اجرت مدح خواں کب تک

بہت اچھے مقرر ہو مگر کردار سے خالی
فقط الفاظ سے کرتے رہو گے شادماں کب تک

سوا تہذیب اور اخلاق کے سب کچھ ہے کالج میں
بجاؤ گے بغیر آواز کی شہنائیاں کب تک

کسی کی یہ سپر طاقت کسی کی وہ سپر طاقت
نچائے جائیں گی کٹھ پتلیوں کو ڈوریاں کب تک

میری تلوار کی خوراک بن جائیں گے وہ مشرک
جو کہتے ہیں ستائیں گے ہمیں اللہ میاں کب تک

رہے گا انتقام خون ناحق بے زباں کب تک
پکاریں گی مجھے اک ماں کی ٹوٹی پسلیاں کب تک

کروڑوں سال سے جیسے کے تیسے حضرت شیطان
مگر ہے فکر دنیا کو رہوں گا میں جواں کب تک

امام وقت ہوں ہر روز ہر مومن سے ملتا ہوں
مگر مومن یہ کہتے ہیں رہوں گا میں نہاں کب تک

بہت عباس یاد آتے ہیں جب تم لوگ کہتے ہو
نظر آؤ گے اے مولا سر آب رواں کب تک

قیادت میں ہماری تم کو چلنا ہے جہاں والو
غلط رستوں پہ چٹخاتے پھرو گے جوتیاں کب تک

یقین مجھ پر نہیں، وابستہ مردہ رہنماؤں سے
کریں گی، آدمی کی رہبری پرچھائیاں کب تک

مراد اس سے میری آمد ہے "حق آیا گیا باطل"
نہ منزل پائے گا آخر ہمارا کارواں کب تک

ہر اک ذرہ سخن رکھتا ہے ہر شے میں تکلم ہے
میاں سچ بولنے والوں کی کاٹو گے زباں کب تک

ظفر پائیں اجل پر ارتقاء والوں کی کوشش ہے
لڑیں گی آگ سے لیکن یہ سوکھی لکڑیاں کب تک

زمیں پر آ کے پڑھنی ہے نماز ان کو میرے پیچھے
رہے گا ابن مریم کا ٹھکانا آسماں کب تک

اکھاڑیں ایک ہی جھٹکے سے باب خیبر باطل
رہیں بے تاب دیکھو یہ علیؑ کی انگلیاں کب تک

بلاتے ہو مجھے لیکن ابھی محفل سے بھاگو گے
اگر میں پوچھ لوں تم آؤ گے میرے یہاں کب تک

غذا طاہر نظر طاہر، مکیں طاہر مکاں طاہر
تمہارا گھر بنے گا لائق صاحب زماںؑ کب تک

دبیرؔ آنے کے بارے میں نہ پوچھو بلکہ یہ پوچھو
گناہوں کے لئے چھن جائیں گی آزادیاں کب تک

☆☆☆☆

اقوام متحدہ کے صدر دروازہ پر کندہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے اشعار درج ذیل مفہوم کے حامل ہیں

آدم کی اولاد آدمی ایک ہی جسم کے مختلف اعضاء کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کی تخلیق و آفرینش ایک ہی جوہر سے ہوتی ہے۔ جب زمانہ کسی ایک عضو کو اذیت پہونچاتا ہے تو سارے اعضاء بدن بے چین و بیقرار ہو جاتے ہیں۔ اگر تو کسی شخص کو رنجیدہ و غمگین دیکھ کر رنجیدہ و غمزدہ نہیں ہوتا ہے تو یہ مناسب نہیں ہے کہ تیرا نام آدمی رکھا جائے یا تجھے آدمی کہکر پکارا جائے۔